© rasailojaraid.com

جناب ڈاکٹر سید عبداللہ

پاکستان کے دینی مدارس کیلئے

ایک علمی تجزیہ

میں بیس پچیس برس سے اس مسئلے پر غور کر رہا ہوں کہ دینی مدارس کے موجودہ نصابات میں کن کن مضامین یا عناصرِ علمی کا اضافہ کیا جائے جس کی بدولت دینی مدارس کے فارغ التحصیل اصحاب کی مزید علمی تکمیل اس طور ہو جائے کہ وہ جدید ماحول میں خود کو کسی طرح کمزور محسوس نہ کریں یا کوئی دوسرا انہیں ناقص العلم ہونے کا طعنہ نہ دے سکے۔ اس طعنے یا الزام کو دور کرنے کی اس لئے ضرورت ہے کہ جدید التعلیم لوگوں کی مجالس میں علماء کا احساسِ کمتری دور ہو جائے اور وہ پورے اعتماد کے ساتھ ہر ماحول میں دین کی خدمت کر سکیں۔

میں نے اس مسئلے پر تجدد پسندوں یا مغرب پسند مصلحین کے طریقے، ارادے اور مقصد سے الگ ہو کر سوچا ہے۔ میں دینی علوم کو خصوصاً قرآنِ مجید، حدیث اور فقہ و کلام کو اساسی علوم سمجھ کر آگے بڑھا ہوں اور مقصدِ کل یہ ہے کہ اساسیاتِ اسلام کو جدید ترین علوم کے مقابلے میں آج بھی بلکہ ابدالآباد تک برحق، فائق اور واحد راہنما ثابت کیا جا سکے۔

اس مقصد کے لئے میں سوچتا رہا کہ علوم اسلامیہ کی از سرِ نو اس طرح درجہ بندی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی جائے کہ اصلی، اضافی اور عام دنیوی یا افادی علوم کا ایک ترتیبی شجرہ تیار ہو سکے۔

الف: علومِ دینیہ

یہ ہیں علومِ قرآن، علومِ حدیث اور علومِ فقہ۔ جن میں سے ہر ایک کے ساتھ علم الاصول بھی ہے۔ بزرگوں نے جو شجرہ بنایا ہے، اس میں علمِ عقائد، علمِ کلام (اسرار الدین) یا علمِ سلوک و تصوف کو بھی علومِ دینیہ میں جگہ دی ہے۔ یہ علوم اصلی دینی نہ بھی ہوں تب بھی انہیں ممدات و ثمرات میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح علومِ لسانیہ (ادبیہ عربیہ، مثل صرف و نحو و اشتقاق و علم لغت و قراضۃ الشعر وغیرہ) اور منطق علوم آلیہ میں سے ہیں کہ ان کی مدد سے ہمیں علومِ دینیہ کے فہم میں آسانی میسر آتی ہے۔ اسی طرح مذکورہ بالا کو علمِ دین کا معاون سمجھا جا سکتا ہے۔

(ب) علوم تاریخ و سیرت و علم المقامات (جغرافیہ)

(ج) علوم حکمیہ:

جو حقائق اشیا کے نظری اور علمی علوم پر مشتمل ہیں۔

(د) علوم تربیت باطن و علوم تدبیر معاملات دنیوی:

ان میں علم الاخلاق (موجودہ علم عادات و نفسیات وغیرہ) بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ (الف) علم معاشیات (ب) علمِ سیاسیات اور (ج) علومِ اور اک . . بین الاقوامیات ہیں۔

(ہ) ان کے علاوہ بہت سے اور علوم ہیں جن کی تفصیل ابن ندیم کی کتاب الفہرست، طاش کبری زادہ کی مفتاح السعادت، حاجی خلیفہ کی کشف الظنون، غزالی کی احیاء علوم الدین اور ابن خلدون کے مقدمہ میں ملتی ہے۔

مجموعی طور سے علومِ دین ہی اصل ہیں، لیکن انہیں بہتر سمجھنے اور ان کی خدمت کے قابل ہونے کے لئے علومِ دنیا بھی ضروری ہیں، مثلاً آج کے دور میں (اور شاید ہمیشہ) علوم الحرب، اور علوم الملل و الاقوام اور علومِ طبعی و ریاضی کی ضرورت مسلم ہے۔

اس وجہ سے علوم دین کے دفاع کے لئے . . . اور مسلم مملکت کی ترقی و تحفظ کے لئے علومِ دنیا کی ترویج بھی ضروری ہے جیسا کہ امام غزالی نے احیاء میں اشارہ کیا ہے۔

بنا بریں علوم کے لئے جو بھی نظام قائم کیا جائے۔ اس میں علوم دنیا کا عنصر بھی شامل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنا ضروریاتِ دین کے لئے ضروری ہے ۔ اس کے علاوہ علومِ مغرب کے عقائدِ فاسدہ کی ادلہ سے اچھی طرح با خبر ہوئے بغیر ان کا رد بھی ممکن نہیں ۔ میرے خیال میں یہ کوئی ایسا مشکل کام نہیں ، آسانی سے ہو سکتا ہے ۔

بعض حضرات نے اس کے لئے صرف یہ کافی خیال کیا ہے کہ کہیں کہیں انگریزی کا مضمون نصابات میں شامل کر لیا ہے ۔ یہ بھی درست ہے ، مگر یہ کافی نہیں ۔ محض انگریزی کی شد بد سے ان علومِ جدید سے واقفیت حاصل نہیں ہو جاتی جو ضروری ہیں یا جن کی مضرت اس حد تک ہے کہ ان کی تردید فرضِ عین ہے اور یہ تردید ان ادلہ کے علم کے بغیر ممکن نہیں ۔ اس کے لئے ضروری علومِ دنیوی کا مرتب خلاصہ بطور مضمون ، اپنے نصابات میں شامل کرنا ضروری ہے ۔

یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ کوئی عالم بے بدل ، ان عالمی و تمدنی ہنگاموں بلکہ فتوحات سے بالکل بے خبر ہو جو اس وقت دنیا کو (بلکہ دین کو) زیر و زبر کر رہے ہیں ۔ کتنی عجیب بات ہے کہ وہ ان عظیم نظریات سے ناواقف ہو جن کی وجہ سے ، انسان کا سارا افقِ علمی بدل چکا ہے ۔ اور ہم علم کے سارے دعوے کے باوجود ، یہ بھی نہیں جانتے کہ فطرت اور کائنات کے بارے میں انسان کے انکشافات کہاں تک پہنچ چکے ہیں ۔ جبکہ حکمائے مغرب بقول نظیری ؎

ستارہ می شکنند آفتاب می سازند

کس قدر ماتم کا مقام ہے کہ ہم دنیائے علم کی نہایت ہی اہم شخصیتوں . . . کے ناموں تک سے ناواقف ہیں ۔ ہم آئن سٹائن کو نہیں جانتے جس نے طبیعیات میں انقلاب پیدا کر کے سائنس کو مقامِ روحانیت تک پہنچا دیا ہے ، ہم میکس پلانک کو نہیں جانتے ، ہم فرائڈ کو نہیں جانتے جس کی تحقیق مذہب و روحانیت بلکہ انسانیت کی بنیادیں ہلا رہی ہے ——— ہم مدتوں بعد ، کارل مارکس کے نام سے باخبر ہوئے ہیں ، مگر اس وقت جبکہ مارکسیت نے مشرق و مغرب کو مغلوب کر لیا ہے اور ہم بے بس ہوئے جا رہے ہیں ۔

اور چونکہ ہم ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتے ، اس لئے یہ بھی نہیں جانتے کہ یورپ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آخری تحقیقات کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جسے فکرِ اسلامی کی طرف رجعت یا رجوع کہا جاسکتا ہے ـــــ گویا علمی دنیا تو مسلمان ہوتی جاتی ہے مگر ہمیں اس کا پتا ہی نہیں - ان حالات میں بے خبری کو دور کرنا علماء کے ذاتی وقار اور دفاعِ دین دونوں کی خاطر از بس ضروری ہے، کیا ہم نہیں دیکھتے کہ ایک نیم خواندہ انگریزی داں بڑے سے بڑے عالم کی بے خبریوں کا مضحکہ اڑاتا ہے اور بعض اوقات اس کا اعتراض غلط بھی نہیں ہوتا - لہٰذا اس کمی کو دور کرنا فرضِ عین ہے جس کا میں نے تذکرہ ہے - اور میں عرض کرچکا ہوں کہ یہ کام کچھ زیادہ مشکل نہیں آسان ہے - اس کے لئے میں ایک مختصر سی تجویز پیش کرتا ہوں:

(الف) دینی مدرسوں کے تحتانی ثانوی درجوں میں جو چھٹی جماعت سے دسویں جماعت کے برابر ہوں - انگریزی کا اور جغرافیہ و تاریخ عالم کا آسان نصاب رکھ دیا جائے۔

(ب) فوقانی ثانوی سے اعلیٰ تعلیم تک درج ذیل معاشرتی علوم کے آسان نصاب تین درجوں میں پڑھائے جائیں -

علوم کے نام یہ ہیں:

۱ - معاشیات

۲ - سیاسیات

۳ - عمرانیات (سوشیالوجی)

۴ - فلسفہ ونفسیات مع تاریخ سائنس -

طریقہ:

۱ - ان چاروں علوم کے ہر درجے کے لئے آسان نصاب یکجا مرتب کئے جائیں - جن کی زبان اردو ہو - اوپر کے درجوں میں صرف ایک کتاب چار سو صفحے کی ہو -

۲ - پہلے درجے میں ان علوم کے مبادی اردو میں پڑھائے جائیں -

۳ - دوسرے درجے میں ان علوم کے اہم نظریات اردو میں پڑھائے جائیں -

۴ - تیسرے درجے میں ان علوم کے مسائل پر بحث وتنقید اردو میں پڑھائی جائے، اور اس نصاب میں اسلامی عقیدوں کی روشنی میں نقد ونظر اور مسلم منکرین و مجتہدین کی آراء بھی شامل ہوں -

راقم الحروف کا ارادہ ... کے ساتھ یہ اضافہ کر دیا جائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو نہایت آسانی سے وہ کمی دور ہو سکتی ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔
مجھے یقین کامل ہے کہ اس معمولی سے اضافے کے ذریعے یہ مسئلہ فوراً حل ہو جائے گا۔
راقم الحروف ان نصابات کی تدفین کا ذمہ لیتا ہے۔ یوں اس وقت مغربی پاکستان اردو اکیڈیمی (اردو نگر، ملتان روڈ۔ لاہور) کی تیار کی ہوئی کتابیں ان موضوعات پر موجود ہیں۔ لیکن وہ الگ الگ علوم پر ہیں۔ اگر دینی مدارس کے ارباب اختیار چاہیں گے تو نصابی ضرورتوں کے لئے سب علوم کی یکجا ایک کتاب ہر درجے کے لئے تیار کرائی جا سکتی ہے۔
اس وقت اسلام اور مذہب پر جتنے حملے ہوتے ہیں وہ انہی علوم کی طرف سے ہوتے ہیں۔
ان نصابات کا مقصد، صرف تعارف ہوگا تاکہ ان کی دعوت سے اہلِ علم باخبر ہو کر، ضرورت ہو تو ان کا رد کر سکیں۔ اور مناسب ہو تو بعد میں ان علوم کے وسیع تر مطالعہ سے دین کا دفاع کر سکیں۔ اور اس طرح بے خبری کا الزام بھی دور ہو۔ اور دین کی خدمت کے لئے وہ وہ مسائل پیدا ہوں، جو اسلاف نے بھی ہزاروں فتنوں کے مقابلے میں پیدا کئے تھے۔ اگر علمائے کرام اس سکیم کے سلسلے میں مزید اطمینان کے طلبگار ہوں گے تو یہ خاکسار اس خدمت کے لئے حاضر ہے۔
ازراہِ کرم اپنی رائے سے مطلع کر کے اس خاکسار کو ممنون فرمائیں،

والسلام

نیازمند، سید عبداللہ

© rasailojaraid.com